181-سودی بنکوں سے لین دین کرنا

سوال

سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرنے کا حکم.

پسندیدہ جواب

سوال :

{مندرجہ ذیل .
اشخاص کا حکم کیا ہے : }.

—وہ شخص جو بنک میں رقم رکھے اور
سال گزرنے پر فائدہ حاصل کرے ؟

—کچھ مدت کے لیے بنک سے فائدہ پر
قرض حاصل کرنے والا شخص ؟

—وہ شخص جو ان بنکوں میں رقم رکھے
لیکن اس پر فائدہ حاصل نہ کرے ؟

—ان بنکوں میں ملازمت کرنے والا شخص
چاہے وہ مینجر ہو یا کوئی اور؟

بنک کو اپنی جگہ اور مکان کرایہ پر
دینے والے کا حکم کیا ہے ؟

جواب :

بنکوں میں نہ تو فائدہ کے ساتھ رقم
رکھی جاسکتی ہے اور نہ ہی بنک سے فائدہ پر قرض حاصل کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ سب کچھ
صریحا سود ہے، اور بنکوں کے علاوہ کہیں اور بھی فائدہ پر رقم رکھنی جائز نہیں، اور
اسی طرح کسی شخص سے بھی فائدہ پر قرض حاصل کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ سب اہل علم کے
ہاں یہ حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان
ہے :

.{اور اللہ تعالی نے بیع حلال کی اور
سود حرام کیا ہے}.

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری
تعالی ہے :

.{اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقے
کو بڑھاتا ہے}.

اور ایک جگہ پر فرمایا :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں
کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے
تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم
ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا}.

پھر اللہ تعالی نے اس سب کچھ کے بعد
فرمایا :

.{اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے اس کی
آسانی تک کے لیے مہلت دے دو}. الآیۃ...

اللہ تعالی اس سے اپنے بندوں کو یہ
تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ تنگ دست سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اور نہ
ہی اسے مہلت دینے کے عوض میں زیادہ رقم عائد کرنی جائز ہے، بلکہ اس کی خوشحالی تک
بغیر رقم زیادہ کیے انتظار کرنا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ وہ ادائیگی سے عاجز ہے،
یہ سب کچھ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس کا فضل و کرم اور مہربانی ہے،
اور انہیں ظلم اور بدترین قسم کے لالچ سے بچانا ہے جو ان کے لیے نقصان دہ ہے نہ کہ
نفع مند.

اور مجبوری کے وقت بنک میں بغیر کسی
فائدہ کے رقم رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور سودی بنک میں ملازمت کرنا جائز نہیں
چاہے مینجر ہو یا منشی اور اکاؤنٹنٹ یا کوئی اور کام، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا
فرمان ہے :

**.{اور نیکی و بھلائی اور تقوی کے
کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و معصیت اور ظلم وزیادتی میں
تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو بلاشبہ اللہ تعالی شدید سزا دینے
والا ہے}.**

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود
کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور
فرمایا : یہ سب برابر ہیں.

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی
نے صحیح مسلم میں روایت کی ہے.

معاصی وگناہ اور برائی میں تعاون
کرنے کی حرمت پر بہت سی آیات واحادیث دلالت کرتی ہیں، اور اسی طرح مذکورہ دلائل کی
روشنی میں سودی بنکوں کو عمارتیں کرایہ پر دینا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ اس
میں سودی کاموں میں ان کی معاونت ہوتی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب
کو ہدایت کی نعمت سے نوازے اور سب مسلمانوں کو چاہے وہ حکمران ہیں یا محکوم اللہ
تعالی سود سے جنگ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور سود سے بچا کر رکھے، شرعی معاملات
میں جنہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا ہے اسی
میں کفائت ہے، بلاشبہ اللہ تعالی اس پر قادر ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنکوں میں فائدہ (سود) پر سرمایہ کاری کرنے کا حکم

سوال :

.{ بنکوں میں سرمایہ
کاری کرنے کا حکم کیا ہے؟ یہ علم میں رہے کہ بنک رقم رکھنے پر فائدہ دیتے ہیں؟
.}

جواب :

شریعت اسلامیہ کا علم رکھنے والوں کے
ہاں یہ بات معلوم ہے کہ بنکوں میں سودی فائدہ پر سرمایہ کاری کرنا شرعا حرام، اور
کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ، اوراللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم سے جنگ ہے.

جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان
ہے :

.{وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے
ہونگے مگراسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لیے
کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی توسود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت
حلال کی اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر
رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد، اور جو
کوئی دوبارہ اس طرف لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہی اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ
تعالی سود کو مٹاتا ہے، اور صدقہ بڑھاتا ہے، اوراللہ تعالی کسی ناشکرے اور گنہگار
سے محبت نہیں کرتا}.البقرۃ(275–276).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا
نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے
تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم
کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ثابت ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سود کھانے ، اور سود کھلانے ، اور سود لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت
فرمائی، اور فرمایا : یہ سب برابر ہیں"

اسے مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا
ہے.

اور صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ
اللہ تعالی نے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود
کھانے اور سود کھلانے والے اور تصاویر پر لعنت فرمائی"

اور بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہلاکت والی سات اشیاء سے اجتناب
کرو، ہم نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، اور
جادو، اور اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنا، اور سود کھانا،
اور یتیم کا مال ہڑپ کرنا، اور میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور پاکباز غافل
مومن عورتوں پر بہتان لگانا"

اس معنی -سود کی حرمت اور اس سے
بچنے کے دلائل- کی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں، لہذا سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ
وہ سود کو ترک کردیں اور اس سے بچیں، اور ایک دوسرے کو اس سے اجتناب کرنے کی تلقین
بھی کریں.

اور مسلمان حکمران اور ذمہ داران پر
بھی واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بنک قائم کرنے والوں کو اس سے منع کریں، اور اللہ تعالی کے حکم کا نفاذ کرتے اور اس کی سزا سے بچتے ہوئے انہیں شریعت اسلامیہ کا پابند بنائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{داود اور عیسی بن مریم (علیہما
السلام) کی زبان سے بنی اسرائیل میں سے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے کفر کیا، یہ اس لیے کہ انہوں نے جو نافرمانیاں اور معصیت کا ارتکاب کرتے تھے، اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، وہ جو برائیاں کرتے اس سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے، جو کچھ وہ کرتے تھے یقینا وہ بہت ہی برا تھا}.المائدۃ (79).

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل نے
فرمایا :

.{اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک
دوسرے کے ولی ہیں، وہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب لوگ برائی دیکھیں اور اس برائی
وہ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی ان سب کو عمومی سزا دے دے"

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے وجوب میں بہت زیادہ آیات واحادیث وارد ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں وہ حکمران ہوں یا علماء یا عام رعایا کے لوگ اور عام لوگ ان سب کو شریعت اسلامیہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس پر استقامت بخشے، اور شریعت اسلامیہ کی مخالفت کرنے والی ہر چیز سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے. بلاشبہ اسی اللہ تعالی ہی سب سے بہتر دینے والا ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنکوں میں خاص منافع پر رقم رکھنے کا حکم

سوال :

.{معین نفع کے ساتھ
بنکوں میں رقم رکھنے کا حکم کیا ہے....؟}.

جواب :

معین منافع کے ساتھ بنکوں مین رقم
رکھنا جائز نہیں، کیونکہ یہ معاہدہ سود پر مشتمل ہے، اور پھر اللہ تعالی کا فرمان
تو یہ ہے کہ :

.{اور اللہ تعالی نے تجارت کو حلال
کیا اور سود کو حرام قرار دیا ہے}.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے مومن ہو، اگر تم ایسا
نہیں کروگے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے
لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم
خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا}.

اور یہ رقم رکھنے والا جو اس رقم پر
جو کچھ حاصل کر رہا ہے اس میں کوئی برکت نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقہ
کو بڑھاتا ہے}.

یہ قسم ربا النسیئۃ اور ربا الفضل میں
شامل ہے، کیونکہ رقم رکھنے والا شخص بنک کو اپنی رقم اس شرط پر دیتا ہے کہ یہ رقم
ایک معلوم مدت تک منافع کی معلوم مقدار کے ساتھ بنک میں رہے گی...

مستقل فتوی اور ریسرچ کمیٹی (اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء)

واللہ اعلم.